اسلامُ علیک یا بقیۃ اللّٰہ المہدیؑ

ارمغانِ غیب

مولف

غلامِ علی

انجمنِ تحفظ بنیادی عقائدِ شیعہ پاکستان

پیش لفظ

ہر حمد ہے خلاقِ توحید، خالقِ خدا، پروردگارِ ھویت، معبودِ اعظم، مسجودِ حقیقی، رزاقِ عالمین رب الارباب، مسبب الاسباب، مولائے کل، امامِ حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ کے لیے۔۔

بے شمار و بے حساب درود وسلام محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

ارمغانِ غیب میری اڑسٹھویں کتاب کی صورت میں بارگاہِ محمدؐ و آلِ محمدؐ میں حاضر ہے۔۔

بہت ہی پرآشوب اور پرفتن دور میں ہم جی رہے ہیں۔۔ ہر طرف فتنہ، فساد اور جہالت کا راج ہے۔۔ پوری دنیا میں انتہا پسند مذہبی جنونی مسلمانوں نے جہالت اور دہشت گردی پھیلائی ہوئی ہے اور انسانیت کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ دنیا میں جہاں کہیں دہشت گردی ہو رہی ہے اس کے پیچھے انتہا پسند مسلمان مُلا مافیا کا ہاتھ ہے۔۔ ان کی مسجدوں اور مدرسوں میں جہالت، فحاشی اور دہشت گردی کی تربیت دی جا رہی ہے۔ اقوامِ عالم جہاں ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں وہیں مسلمان مذید پستی اور جہل کی طرف جا رہے ہیں۔ جہالت اور انتہا پسندی کی کوکھ سے ہی شخصیت پرستی، قوم پرستی، لسان پرستی اور جاگیردارانہ وڈیرہ شاہی سوچ نے بھی جنم لیا ہے ۔۔ جنابِ معصومین جل جلالہ نے ہر قسم کی انتہا پسندی اور جہالت اور ان کی کوکھ سے جنم لینے والی باطل سوچوں کی مذمت کی ہے۔۔ مذہب آلِ محمدؐ کا مذہبی دہشت گردی، شخصیت پرستی، قوم پرستی، زبان پرستی اور وڈیرہ شاہی سوچ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ درِ آلِ محمدؐ وہ واحد در ہے جہاں رنگ، نسل، زبان اور قوم کی کوئی قید نہیں ہے۔۔ یہاں قوم، رنگ، نسل اور زبان دیکھ کر علم وعقیدے کے خیرات تقسیم نہیں کی جاتی بلکہ یہاں تو انسان کی نیت، تقویٰ اور خلوص کو نظر میں رکھا جاتا ہے۔۔ جس جس کو معصومینؑ نے عقیدۂ حق عطا کیا ہے، جو بھی مومن ہے وہ کسی دنیاوی قوم اور قبیلے کا

حصہ نہیں ہوتا۔۔ دنیا کے تمام مومنین قومِ واحد ہیں اور اس قوم کا نام شیعہ قوم ہے۔۔ امام جعفر صادق جل شانہ نے فرمایا کہ ہمارے حبدار دنیا میں کہیں بھی بستے ہوں وہ ایک قبیلے کا حصہ ہیں اور قومِ واحد ہیں۔ اور اس قوم کا نام شیعہ قوم ہے۔۔ اسی طرح معصومینؑ نے فرمایا کہ مومن کا حقیقی وطن کربلا ہے، ہر مومن کے خمیر میں کربلا کی خاک شامل ہوتی ہے جو اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ مومن ہر دم کربلا کی آرزو رکھتا ہے۔۔ مومن انسانوں کے بنائے ہوئے ممالک اور سرحدوں کی پرستش نہیں کیا کرتا ہے۔۔ حقیقی مومن کسی مخصوص زبان کی پرستش نہیں کرتا۔ مومن تو ہر اُس زبان سے پیار کرتا ہے جس میں ذکر محمدؐ و آل محمدؑ ہوتا ہے۔۔ حقیقی مومن سب برابر ہیں، ان کے درمیان کوئی اونچ نیچ کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔۔ مومنین کے درمیان وڈیرہ شاہی اور جاگیردارانہ سوچ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی نام نہاد مومن اکڑ کر کرسی پر بیٹھے اور دوسرے مومنوں کو اس کے سامنے حقارت سے زمین پر بٹھایا جائے۔۔ کلاس سسٹم اور فیوڈل فکر کا مذہبِ حق سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر کسی مومن کا رتبہ معصومین کی نظر میں دوسرے مومنوں سے بلند ہے بھی تو اس بات کا اعلان خود معصومین کریں گے۔۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ خود کو دوسروں سے افضل سمجھنے لگے اور اپنی پوجا کروانے لگے۔۔ مومنین سب برابر ہیں اور سب کا احترام ضروری ہے۔۔ حقیقی مومنین تو ایک قبیلے، ایک قوم، ایک خاندان کی طرح آپس میں پیار و محبت سے رہا کرتے ہیں۔ مومنین کا مختلف قسم کی گروپ بندیوں سے کوئی تعلق نہیں۔۔ مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ میں نے ابھی جتنی باتیں بتلائی ہیں وہ سب حقیقی مومنین کے بارے میں ہیں۔ خودساختہ اور نام نہاد مومنوں (So called, self mademomineen) کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔

خودساختہ اور نام نہاد شیعہ تو باطل پرستیوں میں مگن ہیں اور مگن رہیں گے اور ان کا علاج امام زمانہ

جل جلالہ کی تلوار ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے خارجی عناصر بھی شیعت میں داخل ہوئے وے ہیں اور خود کو زبردستی شیعہ کہلواتے ہیں۔۔ سچ تو یہ ہے کہ اصولی تقلیدی مقصرین کا حقیقی شیعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ کیونکہ حقیقی شیعہ تو صرف معصومینؑ کی تقلید و پیروی کرتے ہیں۔۔ اسی طرح صوفی مقصرین کا شیعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ کیونکہ معصومینؑ نے تو صوفیوں پر لعنت بھیجی ہے اور اُنہیں اپنا دشمن بتلایا ہے۔۔ جعلی پیروں کی پرستش کرنے والے مقصرین کا بھی شیعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ حقیقی شیعہ تو محمدؐ و آل محمدؑ کو سجدہ کرتے ہیں اور اُنہی کی عبادت کرتے ہیں ۔سیاسی نظاموں اور دنیاوی حکومتوں کا حصہ رہنے والوں اور اُن کے حامیوں کا شیعت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ مولا علی جل شانہ نے فرمایا سیاست مومن پر حرام ہے۔۔ مومن سیاستوں کا حصہ نہیں بنا کرتا۔۔ پیشہ ور ذاکروں اور دین کی تجارت کرنے والے مقصرین اور ان کے حامیوں کا بھی دین حق سے کوئی تعلق نہیں۔۔ کیونکہ معصومینؑ نے دین کی تجارت سے سختی سے منع فرمایا اور جو لوگ ذکرِ مولا حسینؑ کو دنیاوی دولت میں تولتے ہیں ان پر لعنت بھیجی ہے۔۔ جو ذاکرین، مُلا اور نوحہ خواں اپنی بولیاں لگواتے ہیں وہ معصومین کو غضبناک کرتے ہیں۔ حقیقی مومنین کی تعداد تو دنیا میں انتہائی قلیل ہے اور مولاؑ کا فرمان ہے کہ حق کو ہمیشہ اقلیت میں تلاش کرو کیونکہ اکثریت تو ہمیشہ باطل پر جمع ہوتی ہے۔۔ غیبت امام زمانہ جل شانہ کے دور میں مومنین کی صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ولایت علیؑ پر قائم رہیں اور عزاداریِ حسینؑ قائم کرتے رہیں اور اپنے امام کا انتظار کریں۔ کسی دوسرے فضول عمل میں مومن کو مشغول ہونا ہی نہیں چاہیے۔۔ آل محمدؑ نے عزاداری حسین کی شکل میں مومنین کو اعلیٰ ترین عبادت عطا کی ہے ۔۔ بیشک اس سے بڑی کوئی دوسری عبادت نہیں ہے ۔۔ مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگ جب قومِ شیعہ کا حصہ بنتے

رہے تو اپنے اپنے علاقائی رنگوں کو عزاداری میں شامل کرتے رہے۔۔آج دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف انداز میں عزاداری کی جارہی ہے۔۔ ہر خطے میں عزاداری کا الگ رنگ ہے۔ایران میں عزاداری کا کچھ انداز ہے تو عرب میں کچھ اور طریقہ ہے۔۔افریقا میں عزاداری کا کچھ سلسلہ ہے تو برصغیر پاک وہند میں عزاداری کے کچھ اور ہی رنگ ہیں ۔۔یہ مختلف رنگ اور انداز دنیا بھر میں عزاداری کی تبلیغ اور مقبولیت کا باعث بنے ہیں۔۔معصومینؑ ہر اندازِ عزاداری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہیں۔بس اس انداز میں گستاخی کا پہلو نہ ہو۔۔یہ حقیقت ہے کہ عزاداری کو جتنے رنگ اور انداز برصغیر میں رہنے والوں نے دیئے ہیں اتنے رنگ کسی اور خطے میں رہنے والوں نے نہیں دیے۔۔اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ عرب اور ایران کے خطے میں زیادہ عرصہ شیعہ دشمن حکمران مسلط رہے اور وہ عزاداری کی ترویج میں رکاوٹیں ڈالتے رہے اور آج تک ڈال رہے ہیں ۔۔دوسری طرف برصغیر پاک وہند میں رہنے والے مومنین کو جب موقع ملا تو انہوں نے دل وجان سے عزاداری کی خدمت کی اور آج دنیا بھر میں ہونے والی عزاداری میں پاک وہند کا اثر صاف نظر آتا ہے۔۔ لکھنو اور حیدرآباد دکن میں رہنے والوں نے عزاداری میں زیبائی کا اضافہ کیا۔انہوں نے خوبصورت تعزیے اور شبیہات، سجے ہوئے علم و ذوالجناح،ادب وآداب،عزاداری کو دیئے اور ساتھ ساتھ بہترین شعرا اور اُن کے کلام عزاداری کی خدمت میں پیش کیے۔پچھلے ۴۰۰ سال میں لکھنو اور حیدرآباد دکن میں رہنے والے مومنین نے عزاداری کی ایسی خدمت کی کہ آج پوری دنیا میں ہونے والی عزاداری میں کہیں نہ کہیں لکھنو اور دکن کے رنگ ضرور نظر آتے ہیں۔۔یہاں تک کے مطہری اور شریعتی جیسے متعصب اور بدعقیدہ مصنفین بھی اس بات کو ماننے پر مجبور ہیں۔۔ مطہری اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ یہ بات سچ ہے کہ آج جو عزاداری ہمارے سامنے موجود ہے اس میں برصغیر

پاک وہند بالخصوص لکھنو اور حیدر آباد دکن کی ثقافت کا رنگ صاف نظر آتا ہے، یہ ہندی عزاداری ہے اور اس کے فروغ میں ہند کے شعرا (انیس و دبیر) نے اہم کردار ادا کیا۔ اب بات کرتے ہیں پنجاب میں مقیم مومنین کی۔۔ پنجاب میں رہنے والے مومنین نے قمیز اتار کر دو ہاتھ کا تیز وطولانی ماتم اور مخصوص قسم کی زنجیر زنی کا تحفہ عزاداری کی خدمت میں پیش کیا۔ اور ساتھ ہی بہترین ذاکرین بھی عزاداری کو دیئے۔۔ اس کے علاوہ پنجاب میں رہنے والے شیعوں نے اپنے اس اندازِ عزاداری کو دوسرے ممالک میں بھی منتقل کیا۔۔ دنیا کے کونے کونے میں پنجاب کے شیعوں نے امام بارگاہیں اور عزاخانے بنائے اور عزاداری کا قیام کیا۔۔ آج آپ کو دنیا بھر میں قمیز اتار کے دو ہاتھ کا ماتم بھی ملے گا اور زنجیر زنی بھی ملے گی۔۔ ایران و عرب میں تو ۱۲۰۰ سال سے قمہ زنی اور تلوار کا ماتم ہو رہا تھا مگر یہ جو آج زنجیر زنی ہے یہ برصغیرِ پاک و ہند سے دنیا بھر میں پھیلی۔ پاراچنار اور اس کے اطراف میں بسنے والوں کی بات کی جائے تو انہوں نے عزاداری کی خاطر اپنی جانیں پیش کی ہیں، اپنا خون عزاداری کی خدمت میں پیش کیا۔۔ انہوں نے عزاداری کی خاطر اپنے سَر دیئے بھی اور عزاداری کے دشمنوں کے سَر اُتارے بھی۔۔ پاراچنار اور اس کے اطراف کے علاقے کو ایک طویل عرصے سے جنگلی دہشت گردوں نے گھیرا ہوا ہے ان دہشت گردوں کو سب سے زیادہ تکلیف عزاداریِ مولا حسینؑ سے ہوتی ہے۔ کئی بار وہاں عزاداری پر حملے ہوئے بے شمار مومنین شہید ہوئے مگر عزاداری وہاں نہ رُکی اور پاراچنار میں رہنے والے شیعوں نے دشمن کو ہمیشہ منہ توڑ جواب دیا۔ یہاں تک کہ آج دنیا کی بڑی بڑی مسلمان دہشت گرد تنظیمیں اور اُن کے سربراہ پاراچنار کے شیعوں کے نام سے خوف کھاتے ہیں۔۔ ایران کے مقصرانہ انقلاب اور وہاں سے امپورٹ ہونے والے پلید خیالات نے کچھ سادہ لوح پاراچنار والوں کے عقیدے ضرور خراب کیے ہیں مگر آج بھی وہاں بڑی تعداد میں حقیقی مومنین موجود

ہیں۔۔اب بات ہمارے سندھ کی۔۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ برصغیر کے سب سے قدیمی شیعہ سندھ میں بستے ہیں۔۔ مولا علی جل جلالہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ جنگ خیبر سے واپسی کے دوران سندھ آئے اور یہاں پر رہنے والے کچھ حق دار لوگوں کو ایمان وعقیدۂ حق عطا کیا اور یہاں کے لوگوں نے عقیدۂ حق کو قبول کیا۔۔ جو لوگ اس وقت مولا علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے شیعہ ہوئے انہیں مولائی کہا جانے لگا۔۔ پھر اُن کی اولادیں بھی مولائی کھلائیں۔۔اب تو ہر شیعہ چاہتا ہے کہ اُسے مولائی کہا جائے مگر حقیقی مولائی سندھ میں رہنے والے وہ چند لوگ تھے جن کو مولا علیؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے شیعہ ہونا نصیب ہوا۔۔ اور پھر کربلا کے بعد سے ہی یہاں عزاداری قائم ہونا شروع ہوگئی۔۔ یہاں عبداللہ شاہ غازیؒ آئے اُنہوں نے جا بہ جا علم پاک نصب کیے اور عزاداری قائم کی پھر جنابِ شہباز قلندرؒ آئے اور انہوں نے بڑے پیمانے پر عزاداری کی تبلیغ کی۔۔ اُن کی تبلیغ کے نتیجے میں گھر گھر میں مولا عباسؑ کے علم لگے اور عزاداری بڑھتی رہی۔۔ سندھ میں آپ کو گھر گھر پر علم پاک سجا نظر آئے گا۔ سندھ میں رہنے والے شیعوں نے گھروں پر علمِ مولا عباسؑ لگانے کی روایت ڈال دی۔ دیگر علاقوں میں علمِ مولا عباسؑ امام بارگاہوں کے اندر ہوتے تھے اور صرف ایام عزا میں برآمد ہوتے تھے مگر پھر آہستہ آہستہ سندھ میں رہنے والے شیعوں کا اثر پوری دنیا میں رہنے والے شیعوں نے لیا اور اب تو دنیا میں رہنے والے زیادہ تر مومنین اپنے اپنے گھروں کی چھت پر علم پاک سجاتے ہیں یا سجانے کی خواہش رکھتے ہیں۔۔ یہاں شروع سے محبت کرنے والے مہمان نواز لوگ بستے تھے ۔۔ زمانہ قدیم میں علم پاک بھٹکے ہوئے مسافروں کے لیے ایک نشانی اور رہنما ہوتے تھے۔ جب کوئی بھٹکا ہوا بھوکا پیاسا مسافر کسی گھر پر علمِ مولا عباسؑ کو دیکھتا تو سمجھ جاتا کہ یہ حسینیوں کا گھر ہے یہاں سے پینے کو پانی بھی ملے گا، کھانے کو کھانا بھی ملے گا اور صحیح راستے کی طرف رہنمائی بھی ہو جائے گی۔ گرمی

میں دور دراز کا سفر کرنے والوں کو علَم اور علَم والے کے صدقے میں پانی بھی ملتا، کھانہ بھی ملتا اور صحیح راستے کی طرف رہنمائی بھی ہو جاتی۔ آج بھی غازی کا علَم رزق بھی دیتا ہے اور صحیح راستے کی طرف رہنمائی بھی کرتا ہے۔۔ میں خود سندھ کے ایک شہر کراچی میں پیدا ہوا اور یہاں ہونے والی عزاداریوں میں شامل ہوا اور ان کا قریب سے مشاہدہ کیا۔۔ کراچی میں برصغیر پاک وہند کے مختلف حصوں سے شیعہ آکر بسے اس لیئے آپ کو کراچی میں پاک وہند میں ہونے والی تمام عزاداریوں کے انداز و رنگ نظر آیں گے۔ کراچی میں عرصۂ قدیم سے عزاداری ہو رہی ہے۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی نے یہاں عزاداری کی بنیاد رکھی اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا گیا۔ کراچی کی عزاداری کا ذکر ہو اور کراچی کی سب سے بڑی ماتمی انجمن شباب المومنین کا ذکر نہ ہوایسے کیسے ہو سکتا ہے۔ شباب المومنین صرف ایک ماتمی انجمن نہیں بلکہ ایک ادارہ ہے عزاداری کا۔ یہاں نئ نسل کو آدابِ عزاداری اور اندازِ عزاداری کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہر ادارے میں اچھے بُرے لوگ ہوتے ہیں مگر ادارہ جس مقصد کے لیئے قائم کیا گیا ہوتا ہے وہ مقصد عظیم ہوتا ہے۔۔ میری تو جب سے آنکھ کھلی میں نے اپنے آپ کو شباب کے ماتمی حلقوں کے پاس پایا اور انجمن سے وابستہ عظیم ماتمیوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس انجمن کی بنیاد جناب لالو شاہ صاحب (آفتاب حسین زیدی) اور جناب الطاف حسین صاحب (چاچا الطاف) نے ۱۹۶۲ میں رکھی۔ جناب لالو شاہ صاحب کا انتقال ہو چکا ہے جبکہ جناب الطاف حسین صاحب ابھی بھی ماتمی حلقوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔۔ اس سے قبل کراچی میں دو ہاتھ کا ماتم کرنے والی کوئی با قاعدہ ماتمی انجمن نہ تھی۔۔ الطاف حسین صاحب اچھرہ لاہور کے رہائشی تھے۔۔ لاہور میں یہ اُس زمانے کی ایک ماتمی انجمن اتحاد المومنین کے نقیب تھے۔ ۱۹۶۱ میں الطاف حسین کراچی آئے اور یہاں آکر انہوں نے یہاں ہونے والی عزاداریوں میں شرکت شروع

کی ۔۔اس زمانے میں امام بارگاہ بارہ امامؑ میں ہر جمعرات کو دو ہاتھ کا ماتم ہوتا تھا جو پنجاب کے مخصوص انداز میں ہوتا تھا۔۔مگر دو ہاتھ کا ماتم کرنے والی کوئی با قاعدہ انجمن نہ تھی۔امام بارگاہ بارہ امامؑ کراچی کا ایک قدیمی امام بارگاہ ہے جو کم و بیش ۲۰۰ سال سے یہاں قائم ہے۔۔الطاف حسین صاحب کی یہاں کچھ ماتمی نوجوانوں سے دوستی ہو گئی جن میں میر محرم علی صاحب اور لالو شاہ صاحب (آفتاب حسین زیدی) نمایاں تھے۔الطاف حسین صاحب جو اس سے قبل لاہور میں ماتمی انجمن اتحاد المومنین کے معاملات سمبھال چکے تھے نے اپنے باقی دوستوں کو مشورہ دیا کہ کیوں نہ دو ہاتھ کا ماتم کرنے والی ایک ماتمی انجمن بنائی جائے۔تمام دوست عزاداری سے مخلص تھے اور ماتم حسینؑ سے محبت کرتے تھے اس لیئے انجمن کے قیام پر راضی ہو گئے۔کراچی میں اس زمانے میں ہونے والی اکثر عزاداریوں کی خدمت آغا یوسف مرحوم کرتے تھے۔۔یہ اس زمانے کے عظیم ماتمی تھے۔آغا یوسف کی نگرانی میں الطاف حسین صاحب اور لالو شاہ صاحب نے اس ماتمی انجمن کی بنیاد ۱۹۶۲ میں رکھی ۔۔اُس دور کے معروف ماتمی اصغر شاہ صاحب نے انجمن کا نام شباب المومنین رکھا۔۔شباب نام رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ اس انجمن میں شامل زیادہ تر افراد نوجوان تھے۔۔انجمن شباب المومنین کا پہلا آفس کراچی کے علاقے نیا آباد لیاری میں بنا۔انجمن کے پہلے نوحہ خواں مرحوم ناظم صاحب تھے۔انجمن کے عزاداروں نے طے کیا کہ ہر جمعرات کو کراچی کے علاقے کھارادر روضہ ابوالفضل العباسؑ نزد بڑا امام باڑہ میں ماتم داری منعقد کی جائے گی۔یہ سلسلہ آج تک ویسے ہی جاری ہے۔۔انجمن شباب المومنین ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی آج پاکستان کی بڑی ماتمی انجمن بن چکی ہے۔۔اس انجمن میں بھی اچھے بُرے لوگ آتے جاتے رہے۔مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اس انجمن کی بنیاد نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ رکھی گئی جس کا مقصد عزاداری حسینؑ کا فروغ تھا۔۔جس جس

نے خلوصِ نیت سے عزاداری کی خدمت کی آلِ محمدؐ اُس کو اجرِ عظیم عطا کریں گے اور جس جس نے عزاداری کو کاروبار بنانے کی کوشش کی اس پر آلِ محمدؐ کی لعنت ہے۔ انجمن شباب المومنین کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی زیادہ تر عزاداریوں کے سرکاری پرمٹ (اجازت نامے) بھی بانیِ انجمن الطاف حسین صاحب کے نام پر ہی جاری ہوئے جن کو حاصل کرنے کے لیئے الطاف حسین صاحب نے کافی جدوجہد کی اور بہت کچھ برداشت کیا ۔۔ سچ تو یہ ہے کہ جو بھی مولا حسین جل جلالہ کی عزاداری کی زرا بھی خدمت کرتا ہے اُس کا نام باقی رہتا ہے وہ مَر کر بھی عزاداری کے حلقوں میں زندہ رہتا ہے۔ مجھے تو بچپن سے عزاداروں اور عزاداری سے محبت سکھائی گئی ہے۔ میری والدہ ڈاکٹر فرحانہ حسین صاحبہ خود عظیم عزادار ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی قمہ زن خاتون ہیں۔۔ انہوں نے ۹۰ کی دہائی سے ایران میں عرب اور ایرانی عزاداروں کے زیرِ اہتمام ہونے والی عزاداریوں میں قمہ زنی کا آغاز کیا اور پہلی قمہ زن خاتون کہلائیں۔۔ ان کو دیکھ کر بڑے پیمانے پر ایران اور عرب کی خواتین نے بھی قمہ زنی کی عظیم عبادت کو انجام دینا شروع کیا اور آج دنیا میں بہت سی خواتین قمہ کا ماتم کر کے جنابِ سیدہؑ کو اُن کے لال کا پرسہ پیش کرتی ہیں۔۔ یہ سنتِ جنابِ زینبؑ ہے اور خواتین کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔۔

یہاں تو میں نے برصغیر کی عزاداری کے حوالے سے کافی مختصر سی بات کی ہے مولاؑ کے حکم سے جلد اس خطے کی عزاداری کی تاریخ پر مکمل کتاب لکھوں گا جس میں سندھ، پنجاب، لکھنو، دکن، آگرہ، دہلی، کوئٹہ، پاراچنار، گلگت بلتستان اور دیگر علاقوں کی عزاداری کی تاریخ اور اندازِ عزاداری پر گفتگو ہوگی۔ اور ساتھ ہی ایران، عراق، شام، بحرین، کویت، لبنان وغیرہ کی عزاداری کی تاریخ اور اندازِ عزاداری پر بھی روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ اگر کوئی مومن اپنے علاقے کی عزاداری کی صحیح تاریخ سے واقف

ہے تو وہ بھی مجھ سے رابطہ کر سکتا ہے۔۔ میں ہر علاقے کی عزاداری کی تاریخ سے نئی نسل کو آشنا کرانا چاہتا ہوں۔ یہاں یہ تمام باتیں بتانے کا مقصد یہ تھا کہ نوجوان نسل کو پتہ ہو کہ پاک و ہند میں رہنے والے لوگ کسی فتوا باز خمس خور مجتہد کی قیاسی کہانیوں کی وجہ سے شیعہ نہیں ہوئے۔۔ یہاں کے لوگ تو تب بھی شیعہ تھے جب مجتہد اور اجتہاد کا جنم بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ بس اب میں اپنی گفتگو کو سمیٹتا ہوں اور اپنی تحریر کو اختتام کی طرف لے کر چلتا ہوں۔ مومنین جانتے ہیں کہ ڈیڑھ سال کا وقفے کے بعد میری کوئی کتاب آپ تک پہنچی ہے۔۔ اس سے قبل کبھی اتنا بڑا وقفہ نہ آیا تھا۔ یہاں تک کہ جن دنوں میں جیل میں تھا اُن دنوں میں بھی میں مولاؑ کی نوکری کرتا رہا اور کتابیں تسلسل کے ساتھ آتی رہیں اور مومنین تک پہنچتی رہیں۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ میں دین کی تجارت نہیں کرتا، دین کو کاروبار کا ذریعہ نہیں بناتا۔۔ دنیا بھر میں مومنین تک میری کتابیں بالکل مفت پہنچائی جاتی ہیں اور مومنین سے کسی قسم کا کوئی ہدیہ نہیں لیا جاتا۔۔ کتاب چھپنے میں جو اخراجات آتے ہیں اور جو ڈاک کا خرچ ہوتا ہے وہ بھی میں خود برداشت کرتا ہوں اور یہ عمل صرف خوشنودیِ معصومینؑ کے لیئے انجام دیتا ہوں۔۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے میرے مالی معاملات کچھ ٹھیک نہیں تھے اس لیے کتابیں نہیں آ پا رہی تھیں۔۔ یہ کتاب بھی دراصل ۲۵۰ صفحات پر مشتمل تھی مگر مالی وسائل میں کمی کی وجہ سے اس کتاب کو کافی مختصر کر دیا گیا ہے۔ آج تک میں نے کسی سرمایہ دار سے اس کام کے لیئے کوئی مدد یا چندہ نہیں لیا اور نہ ہی کسی نام نہاد خود ساختہ شیعہ نے یہ کوشش کی آگے بڑھ کر میرا ساتھ دے۔۔ نام نہاد خود ساختہ مومنین صرف پیشہ ور بازاری ذاکروں اور جعلی پیروں کی پیٹ بھر سکتے ہیں۔۔ نام نہاد خود ساختہ شیعہ اپنی نسلوں میں علومِ آلِ محمدؐ کی منتقلی سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔۔ اِن کو صرف اپنی واہ واہ کروانی ہوتی ہے۔۔ خیر منافقوں اور جعلی لوگوں سے میں کوئی امید رکھتا بھی نہیں۔ مولاؑ ہمیشہ میری مدد فرماتے ہیں

اوراس بار بھی مولاؑ ہی نے میری مدد فرمائی۔۔ یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں چھپ کرحق دار مومنین تک پہنچ رہی ہے۔آخر میں میں شکریہ ادا کرتا ہوں اُن تمام حقیقی مومنین کا جومیرے حق میں دعایں کرتے ہیں اور مسلسل میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ میں خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں ٹنڈو جام حیدرآباد سے تعلق رکھنے والے ساتھیوں مزمل حسین اور افضل حسین کا جو ہر مرحلے میں میرے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں ۔ یہ لوگ سالانہ مجالس بھی منعقد کراتے ہیں جہاں میری کتب مومنین میں تقسیم کی جاتی ہیں اور یہ لوگ اپنی طاقت کے مطابق پیغامِ حق کو دوسروں تک پہنچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔۔ یہ ظاہری طور پر تو غریب ہیں مگر دل کے امیر ہیں۔ میں پاراچنار سے تعلق رکھنے والے اپنے ساتھی عارف طوری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں یہ بھی پیغام حق کو آگے پہنچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔آخر میں میں محمدؐ وآل محمدؐ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول، منظور اور مقبول فرمایں۔۔آمین یا علیؑ رب العالمین۔۔

ناشرِ تبرا

غلامِ علی

یہ کتاب ۷ جون ۲۰۱۹ کے روز مکمل ہوئی۔

حقیقی رہنما

ایک صحابی نے آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا امام جعفر صادق جل جلالہ سے سوال کیا کہ آپ اپنے قائم کا ذکر کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ ان کی غیبت اتنی طویل ہوگی کہ لوگ مایوس ہوجایں گے۔۔۔ جب امامؑ غائب ہونگے ،دکھائی نہیں دیں گے تو لوگ کیسے رہنمائی حاصل کریں گے؟ مولاؑ نے فرمایا مہدیؑ غیبت میں رہ کر بھی حقیقی مومنین کی ہدایت فرمایں گے۔۔

جیسے سورج بادلوں کے پردے میں رہ کر بھی اپنی روشنی زمین تک پہنچا لیتا ہے۔ امامِ وقت عالمین میں موجود اپنی تمام مخلوق سے واقف ہوتا ہے۔ اور تمام مخلوقات کی ہدایت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔۔ مہدی جل جلالہ ایسی قوتِ الٰھیہ کے مالک ہونگے کہ غیبت میں رہ کر بھی اپنے منتظرین کی ہدایت اور مدد فرمایں گے اور بیشک اُنہیں کسی وسیلے اور سہارے کی ضرورت نہ ہوگی۔۔ غیبتِ کبریٰ کے دوران وہ کسی کو نظر نہیں آیں گے اور کسی سے ملاقات نہ کریں گے مگر وہ اپنی رعایا کے حال سے واقف ہونگے۔۔ وہی طالبانِ حق کی ہدایت کریں گے۔ مومنین اُن کو سب سے جلدی مدد کرنے والا پایں گے۔۔ صحابی نے پھر سوال کیا کہ مولاؑ امام مہدیؑ اپنی رعایا کی کس انداز میں ہدایت فرمایں گے؟ تو مولا صادقؑ نے فرمایا وہ مومنین کی عقلوں کی رہنمائی فرمایں گے اور اُن کی عقلوں کو حق کی جانب پھیر دینگے۔۔

(حوالہ: کتاب ہادی الدینؑ، طبع قم)

عجلت ہلاکت کا باعث ہے

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا اس امر (ظہور امامؑ) میں عجلت کی خواہش کرنے والے ہلاک ہونگے۔۔ بندوں کی عجلت چاہنے سے اللہ عجلت نہیں کرے گا۔ اس امر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔۔ نہ اس سے ایک ساعت پہلے ظہور ہوگا نہ ایک ساعت بعد۔ (حوالہ: کتاب ہادی الدینؑ، طبع قم)

تیز ترین مددگار

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام موسی کاظم جل جلالہ نے اپنے چند شاگردوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا تم ہمارے قائمؑ کو تیز ترین مدد کرنے والا پاو گے۔۔ اگر کوئی مومن موت کے قریب تر ہوگا

اور تب بھی جنابِ بقیۃ اللہؑ کو مدد کے لیے پکارے گا تو وہ مدد کو ضرور آیں گے اور مومن کو مشکل سے نجات دلایں گے۔ وہ مختارِ کُل ہونگے۔ وہ تمام نعمتوں کے مالک و مختار ہونگے۔ وہ جس کا چاہیں گے رزق بڑھا دیں گے اور جس کا چاہیں گے رزق گھٹا دیں گے۔۔ وہ ممکن کو ناممکن اور ناممکن کو ممکن میں بدل دیں گے۔ اُن کو وقت (زمانے) پر مکمل تصرف ہوگا۔ وہ جب چاہیں گے وقت کی رفتار کو تیز کر دیں گے اور جب چاہیں گے وقت کو روک دیں گے۔۔ جو مومن انہیں یقین کامل کے ساتھ مدد کو پکارے گا تو وہ لمحے سے بھی پہلے اس کی مدد فرمایں گے۔۔ وہی تو خدا اور اس کے انبیا و اوصیا کے مددگار ہیں۔۔ مگر یاد رکھو مہدیؑ آلِ محمدؐ کے دشمنوں اور منکروں کی کبھی مدد نہ فرمایں گے اور دشمنوں اور منکروں کے لیے صرف عذاب و تباہی ہے۔۔ دنیاوی ضروریات والا رزق بھی اُنہی سے ملے گا اور رزقِ معرفت بھی اُنہی سے ملے گا۔۔ آلِ محمدؐ کی معرفت اعلیٰ ترین نعمت ہے۔ جس کو یہ نعمت مل گئ وہی سب سے امیر ہے۔ معرفت آلِ محمدؐ دنیاوی ضروریات سے بے نیاز کر دیتی ہے۔۔ (حوالہ: کتاب اسرارِ غیبت و ظہور، قم)

عظمتِ امام زمانہؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا جب مہدی جل جلالہ ظہور کریں گے تو وہ بیت اللہ (کعبے) کو اپنے حقیقی مقام پر واپس لایں گے۔ وہ حجر اسود کو دوبارہ لایں گے۔۔ وہ ہی حقیقی کتاب اللہ کو سامنے لایں گے جس کو ظالمین نے بھلا دیا دیا ہوگا۔۔ وہ محمدؐ و علیؑ کی وہ شان بیان کریں گے جس کو سن کر مومن کا دل شاد ہوگا اور منافق کا سینہ پھٹ جائے گا۔ جنابِ مہدیؑ کے سب سے بڑے دشمن وہ لوگ ہونگے جو اس زمانے میں خود کو علما کہلواتے ہونگے۔۔ بقیۃ اللہؑ کے دشمنوں کی اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی جو خود کو مسلمان کہتی ہوگی۔۔ مہدیؑ کے اصحاب میں دولت مند

لوگ کم ہونگے اور بظاہر مفلس وغریب لوگ زیادہ ہونگے۔ مہدیؑ اُن افراد کو قتل کریں گے جو اپنی پرستش وتقلید کرواتے ہونگے اور ان کو بھی قتل کریں گے جو انسانوں کی پرستش وتقلید کرتے ہونگے۔۔ جناب مہدیؑ شریعتِ مہدوی کو نافذ کریں گے اور وہ ہی حقیقی شرعی احکام جاری کریں گے۔۔امامؑ اُن افراد سے جنگ کریں گے جو خود کو دین کا مالک (دین کے ٹھیکیدار) سمجھتے ہونگے اور اپنی مرضی کی باتیں دین میں شامل کرتے ہونگے۔۔ مہدیؑ ان سب لوگوں کو قتل کردیں گے جنہوں نے مولا علیؑ کا حق غصب کیا اور ابو بکر، عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا اور مانا۔ یاد رکھو کہ جس نے توبہ کرنی ہے اور ہمارا حقِ مودت ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے مہدیؑ کے ظہور سے پہلے کرلے۔ مہدیؑ کے آنے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی اور کسی منکر کو معافی نہ ملے گی ۔۔غیبت کے سلسلے کو اسی واسطے طوالانی کیا جائے گا کہ جس نے توبہ کرنی ہے کرلے۔۔ ہمارے قائمؑ کے قیام کے بعد کسی کو مہلت نہ ملے گی اور اس روز تمام مہلتیں ختم ہوجایں گی۔ بس مہدیؑ اپنوں پر رحم فرمایں گے اور غیروں پر عذاب نازل فرمایں گے۔۔ (حوالہ: کتاب مہدیؑ برحق، طبع قم)

خالقِ زمان و مکان

مفضل نے مولا امام جعفر صادق جل جلالہ سے سوال کیا کہ غیبتِ کبریٰ کے دوران امام مہدیؑ کہاں ہونگے ؟ تو مولا صادقؑ نے فرمایا مہدیؑ زمان و مکان پر تصرفِ کامل رکھتے ہونگے۔ وہ ہر وقت ہر جگہ پر حاضر و موجود ہونگے وہ انسانوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہونگے۔ بس انسانوں کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوگا جو انہیں دیکھ نہ پایں گے۔۔ مہدیؑ غیبت کے دوران تمام مخلوقات پر نظر رکھیں گے اور تمام معاملات سے باخبر ہونگے۔ مہدیؑ زمان و مکان کے خالق ہیں۔۔ وہ کسی خاص مقام یا خاص وقت کے محتاج نہیں۔۔ یاد رکھو توحید کبھی کسی محدود مکان و زمان میں نہیں

سماسکتی۔۔ (حوالہ: کتاب لسانِ صادق، طبع قم)

شانِ محمدؐ و آل محمدؐ کے بارے میں شک کرنے والوں کا انجام

بعد از ظہور مولا امام زمانہ جل جلالہ صلوۃ قایم کرنے کی تیاری کر رہے ہونگے۔۔ صفیں تیار ہو چکی ہونگی کہ اچانک امامؑ پیچھے مڑ کر دیکھیں گے اور مختلف صفوں میں موجود مختلف لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایں گے کہ ان کی گردنیں اُڑا دو یہ کُتے ہماری ذات میں شک کر رہے ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب ہادی الدینؑ، طبع قم)

باطل کا خاتمہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا جب بقیۃ اللہؑ ظہور فرمایں گے تو ان تمام مومنین کو قبروں سے نکلنے کا حکم دیں گے جو اپنے امامؑ کا انتظار کرتے کرتے مر چکے ہونگے۔۔ امامؑ اپنے تمام حبدار منتظرین کی قبروں کے پاس کھڑے ہو کر اُن کا نام لے لے کر پکاریں گے اور جس جس کا نام پکارتے جایں گے وہ قبروں سے زندہ ہو کر نکلتا جائے گا۔۔ مومنین جو قبور سے نکلیں گے وہ بالکل جوان حالت میں ہونگے اور تر و تمیز لباس انہوں نے پہن رکھا ہوگا۔ اور وہ ایسی حالت میں ہونگے کہ جیسے کوئی بہت دیر سو کر بیدار ہو جاتا ہے۔۔ مہدیؑ محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں اور منکروں کو بھی قبروں سے نکالیں گے اور پھر اُن لعینوں کو سزایں دی جایں گی۔۔ آل محمدؐ کے منکروں اور مقصروں سے رزق چھین لیا جائے گا اور انہیں واصلِ جہنم کیا جائے گا۔۔ سب سے پہلے امام مہدیؑ غاصبین فدک ابوبکر، عمر اور عایٔشہ کو اُن کی قبروں سے نکلوایں گے جبکہ اُن لعینوں کی قبریں آگ اور نجاستوں سے بھری ہوئی ہونگی۔۔ امامؑ کے حکم سے ابوبکر، عمر اور عایٔشہ کو قبروں سے نکال کر اُلٹا لٹکا دیا جائے گا۔ پھر پوری دنیا کے سامنے ان غاصبین پر آگ کے کوڑے

برسائے جایں گے۔۔تب وہ غاصبین موت کی دعا مانگیں گے مگر اُن کو اتنی آسانی سے موت نہ آئے گی۔عذابِ مسلسل ان کا مقدر ہوگا۔۔پھر امامؑ کے حکم سے عثمان ومعاویہ ویزید کو قبروں سے نکالا جائے گا اور وہ بھی عذابِ شدید کا شکار بنیں گے۔۔پھر تمام حجتوں کے دشمنوں کو سزایں دی جایں گی۔پھر شیعوں کے تمام دشمنوں اور قاتلوں کو قبروں سے نکال کر اُنہیں سزایں دی جایں گی ۔ بعد از آں امامؑ ولایتِ علیؑ کا انکار کرنے والوں کو قبروں سے نکلوا کر سزایں دیں گے۔۔ قایمِ آلِ محمدؑ ہر دور کے مقصر اور منکر پر عذاب نازل فرمایں گے۔۔مہدیؑ باطل نظاموں اور باطل قوتوں سے جنگ کریں گے اور باطل کا خاتمہ کردیں گے۔۔ (حوالہ: کتاب عرفان امامِ زمانؑ طبع مشہد)

نظامِ ولایت کا نفاذ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ نے فرمایا جب امام مہدی جل جلالہ ظہور فرمایں گے تو دنیا بھر میں انسانوں کے بنائے ہوئے ممالک اور سرحدوں کو ختم کردیں گے۔اور دنیا کی سرحدوں کو ویسا ہی بنادیں گے جیسا کہ وہ جنابِ رسولِ خداؐ کے زمانے میں تھیں۔۔جناب بقیۃ اللہؑ انسانوں کی بنائ ہوئ حکومتوں کو ختم کردیں گے اور انسانوں کے بنائے ہوئے باطل حکمرانی کے نظام کو ختم کردیں گے اور پوری دنیا میں نظامِ ولایت علیؑ کو نافذ کردیں گے۔

(حوالہ کتاب حسام الحق، نجف)

اذانِ مہدوی

مولا امام علی نقی جل جلالہ نے فرمایا جب مہدیؑ آیں گے تو اذانوں کو تبدیل کردیں گے۔۔اور وہ حکم دیں گے کہ اذان میں آج کے بعد اللہ اکبر کی جگہ علی اکبرؑ کی صدا دی جائے

(حوالہ: کتاب حسام الحق، طبع نجف)

باطل پرستوں کا خاتمہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا زین العابدین جل جلالہ اصحاب کے درمیان بیٹھے تھے کہ جناب منہال نے کہا مولا ہمیں امام مہدیؑ کے بارے میں کچھ بتایں۔ مولا سجادؑ نے فرمایا مہدیؑ ظہور کے بعد سجدوں کا رخ موڑ دیں گے۔ اور وہ ہی مخلوق کو سجدے کی معرفت عطا کریں گے۔ منہال نے پوچھا مولا سجدوں کا رخ موڑ دینے سے کیا مراد ہے؟ مولا سجادؑ نے فرمایا جس دور میں مہدیؑ ظہور فرمایں گے تب لوگوں نے بہت سے جھوٹے معبود بنا لیے ہونگے اور لوگ باطل خداوں کی پرستش میں مگن ہونگے۔۔ تب مہدیؑ بتایں گے کہ اے لوگوں جن معبودوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ سب تمہارے بنائے ہوئے باطل اور نقلی معبود ہیں۔۔ حقیقی معبود علی المرتضیؑ ہیں اور اُن ہی کو سجدہ کرنا لازم ہے۔ پس مہدیؑ باطل خداوں اور باطل پرستوں کا خاتمہ فرمایں گے اور مومن وہی ہوگا جو علیؑ کو سجدہ کرتا ہوگا۔ (حوالہ: اسرار جلی فی فضائلِ آل علیؑ)

عظمتِ منتظرین

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا تم میں سے جو شخص جنابِ مہدی جل جلالہ کا انتظار کرتے ہوئے مَرے گا اس کا درجہ ایسے ہے جیسے امامؑ کے ساتھ ایک خیمے میں مقیم ہو۔۔ امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا جو شخص ہمارے صاحبِ امرؑ کا انتظار کرے اور خوف اور اذیتیں جو وہ دیکھ رہا ہے اس پر صبر کرے تو کل وہ ہمارے گروہ میں ہوگا۔۔

(حوالہ: کتاب ہادی الدینؑ، طبع قم)

شانِ امامِ زمانہؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا محمد تقی سے کسی نے پوچھا امام مہدی جل جلالہ اور باقی

اماموں میں فرق کیا ہے؟۔۔امام محمد تقیؑ نے فرمایا مہدیؑ اللہ کو ظاہر کردے گا۔
جواللہ پردے میں رہ کر ہم گیارا اماموں کی عبادت کرتا تھا وہ اللہ سرعام مہدیؑ کی عبادت کرے گا۔۔ (حوالہ کتاب: اسرار جلی فی فضائلِ آل علی، طبع نجف)

مقصرین کا انجام

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا امام حسن عسکری جل جلالہ نے اپنے فرزند جنابِ مہدی جل جلالہ کے بارے میں فرمایا مہدیؑ مقصرین کے معاملے میں بہت سخت ہونگے اور مقصرین کو معاف نہ فرمائیں گے اور تمام جماعتِ مقصرین کو ہلاک کریں گے۔۔ (حوالہ: کتاب ردالمنافقین، طبع بحرین)

اختیارِ اصحابِ امامؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ فرماتے ہیں بقیۃ اللہ مہدی جل جلالہ کے اصحاب کے اختیارات انتہائی وسیع و بلند ہونگے۔۔مہدیؑ اپنے اصحاب کو اُن اختیارات سے نوازیں گے جو اس سے پہلے کسی امام کے اصحاب کو حاصل نہ رہے ہونگے۔۔ امام مہدیؑ کے اصحاب مہدیؑ کے اذن سے سیکڑوں سال پہلے مَرے ہوئے لوگوں کو قبروں سے زندہ بیدار کر لیں گے۔۔وہ اپنے امامؑ کے اِذن سے مخلوق عالم میں رزق تقسیم کردیا کریں گے۔ اصحابِ مہدیؑ کے لیے زمین کی طنابیں کھینچ لی جایں گی اور وہ سالوں کا سفر چند لمحوں میں طے کریں گے۔۔اُن کے لیے آسمان اپنے سینے کھول لے گا اور وہ جب چاہیں گے آسمانوں کی طرف چلے جایں گے اور عرش پر چہل قدمی کریں گے۔۔اصحابِ مہدیؑ کو ہر روز معراج کا شرف حاصل ہوگا جہاں وہ تمام معصومین کی زیارت کریں گے۔اُن کے پاس مہدیؑ کے اذن سے غیب کا علم ہوگا اور وہ دنیا والوں کو غیب کی خبریں سنایا کریں گے۔وہ روز جنت کی سیر کیا کریں گے اور کوثر و سلسبیل کے جام نوش

کریں گے۔۔ امام مہدیؑ کے اصحاب کو بولی جانے والی تمام زبانوں پر عبور حاصل ہوگا اور وہ انسانوں کی ہی نہیں پرندوں، چرندوں، درندوں اور دیگر تمام مخلوقات کی زبانوں پر عبور رکھتے ہونگے ۔۔وہ پاک و پاکیزہ ہونگے وہ فرشتوں سے افضل ہونگے اور انبیا انہیں سلام بھیجا کریں گے۔۔اُن کے خمیر میں مولا عباس جل جلالہ کا پسینہ شامل ہوگا اسی لیئے وہ وفادار ترین ہونگے۔باقی مخلوق جب ان کے حالات کو دیکھے گی تو حیران ہوگی اور کہے گی کہ ہم تو سوچتے تھے یہ کام اللہ کرتا ہے مگر یہ خدائی کام تو امام مہدیؑ کے اصحاب کرتے ہیں۔۔اور پھر سوچیں گے کہ جب مہدیؑ کے اصحاب یہ سب کچھ کرسکتے ہیں تو مہدیؑ خود کیا کچھ کرنے پر قادر ہونگے

(حوالہ کتاب :اسرار جلی فی فضائلِ آل علی، طبع نجف)

زیارتِ کربلا

مولا امام حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا کربلا میں امام حسین جل جلالہ کے روضے کی زیارت ۷۰ ہزار اکبر حجوں سے افضل ہے۔اصحاب نے امامؑ سے پوچھا ہم نے آپ سے کربلا میں امام حسینؑ کے روضے کی زیارت کی کافی فضیلتیں سن رکھی ہیں۔۔مگر مولاؑ ہم نے دیکھا ہے کہ کربلا میں مولا حسینؑ کی زیارت کے لیئے تو ظالمین و منافقین بھی آئے ہوتے ہیں تو کیا اُن کے لیئے بھی فضیلتیں ہیں؟ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا فضیلتیں اور تمام تر ثواب اس مومن کے لیے ہی ہے جس کی زیارت امام حسین قبول کرلیں۔۔صرف کربلا چلے جانے سے کوئی صاحب فضیلت نہیں ہو جاتا۔

ظالمین اور منافقین کربلا جاتے ضرور ہیں مگر ان کی زیارت قبول ہوتی ہی نہیں۔۔زیارت اُسی کی قبول ہوتی ہے جو حقیقی مومن ہو اور زیارت کی معرفت رکھتا ہو۔۔اور اگر کوئی مخلص مومن کسی مجبوری کی وجہ سے کربلا نہ جا پائے اور وہ زیارت حسین کی شدید خواہش بھی رکھتا ہو تو وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر خلوص

نیت کے ساتھ مولا حسینؑ کو سلام کرے۔ مولا حسینؑ ایسے مومن کی زیارت قبول فرماتے ہیں۔
(حوالہ: کتاب انوار الزیارات، طبع نجف)

تفسیرِ سورہ ماعون

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے سورہ ماعون کی ان دو آیتوں فویل للمصلین، الذین ھم عن صلاتھم ساھون کی تفسیر میں فرمایا تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو ہم سے محبت کا دعوا تو کرتے ہیں مگر اپنے دل میں ہمارے لیے شک رکھتے ہیں۔۔ جو مصلین ہمارا تصور کر کے ہماری عبادت نہیں کرتے اُن کے لیے تباہی ہے۔۔ یہی لوگ ہیں جو صلوۃ سے غافل ہیں۔۔ حقیقی صلوۃ والا مومن وہ ہے جو ہم (معصومینؑ) کو اپنا رب مان کر اور ہمارا تصور کر کے ہماری عبادت کرتا ہے۔۔ ہم ہی تو صلوۃ ہیں۔۔ (حوالہ: کتاب تفسیر آل یاسینؑ)

دورِ غیبت میں شیعوں کی ذمے داری

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ سے کسی نے سوال کیا کہ مولاؑ امام بقیۃ اللہ مہدی جل جلالہ کے طویل دورِ غیبت میں شیعوں کو کیا کرنا چاہیے؟ امام رضاؑ نے فرمایا تم میں سے جو جنابِ مہدیؑ کے دورِ غیبت کو پائے اُس کو چاہیے کہ ہماری ولایت پر ثابت قدم رہے۔۔ مولا حسینؑ کی عزاداری قایٔم کرتا رہے، ہمارے دشمنوں سے بے زار رہے۔۔ ہمارے حبداروں سے دوستی رکھے۔۔ اپنے مومن بھائیؑ کی ہر طرح سے مدد کرے۔۔ ہماری شان اور مناقب بیان کرے۔۔ اور حضرتِ مہدیؑ کا انتظار کرے۔۔

سجدہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا کہ جب مہدی جل جلالہ کا ظہور

ہوگا تو تمام عالمین اور عالمین میں موجود تمام موجودات امام مہدیؑ کی بارگاہِ اقدس میں سجدہ کریں گے۔۔ پہلے جاندار سے لے کر آخری جاندار تک سب مہدی کو سجدہ کریں گے۔۔ انسان، جنات، حیوانات، جمادات، نباتات سب حضرت مہدیؑ کو سجدہ کر کے اپنی عبدیت کا ثبوت دیں گے۔۔ انبیا ،اوصیا، فرشتے یہاں تک کہ خود خدا بھی جنابِ مہدی کو سجدہ کرے گا۔۔ حضرت ابو بصیرؒ نے مولا جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ مولاؑ سب مولا مہدیؑ کو سجدہ کریں گے تو خود مہدیؑ کس کو سجدہ کریں گے؟ مولا جعفرؑ نے جواب دیا مہدیؑ جناب سیدہ فاطمہ زہرا جل جلالہ کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے اور مہدیؑ اُنہی کی صلوۃ قائم کریں گے۔۔ (حوالہ: کتاب کنز الشعور، طبع شام)

ناشرِ تبرا غلام علی کی دیگر معرکۃ الارا کتب کی فہرست

ناشرِ تبرا غلام علی کی کتب آپ مومنین تک بالکل مفت پہنچائی جاتی ہیں۔۔۔ یہ کتب آپ کے پاس دوسرے مومن کی امانت ہیں۔۔۔ آپ اِن کتابوں کو پڑھیں اور دیگر مومنین